چھوٹا زلزلہ: زلزلۂ قیامت کی یاددہانی

اللہ جو سب سے بڑا حکیم ہے جب اس کی کریم ذات کی طرف سے زلزلے جیسی ہولناک مصیبت کا ظہور ہوتا ہے تو اسے خدا کی صفت حکمت و رحمت کے تحت ہی دیکھنا چاہیے۔ اس پس منظر میں جب ہم غور کرتے ہیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ زلزلہ بھی دراصل اللہ کی اس رحمت کا ہی اظہار ہے جس کے تحت اس نے اپنے رسولوں کو اس دنیا میں بھیجا ہے۔

اس بات کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ انسان کے بارے میں خدا کے تخلیقی منصوبے کو پیش نظر رکھا جائے۔ قرآن کے مطابق اللہ نے انسان کو اس دنیا میں عارضی طور پر آزمائش کے لیے پیدا کیا ہے۔ جب انسان کی موت آتی ہے تو وہ اس کی زندگی کا خاتمہ نہیں ہوتا بلکہ دراصل وہ اس کی آزمائش کا خاتمہ ہوتا ہے۔ اس آزمائش کے دوران انسان کو فکر وعمل کی مکمل آزادی دی گئی ہے اور اس دوران وہ مادی طور پر جو کچھ بھی حاصل کرتا ہے وہ اس کی کامیابی نہیں ہوتی اور جو کھوتا ہے وہ اس کی ناکامی نہیں ہوتی، بلکہ اس کی کامیابی یا ناکامی کا اصل فیصلہ قیامت کے روز ہوگا جب اللہ تمام انسانوں کو اپنے حضور جمع کرے گا۔ پھر جن لوگوں نے اچھے اعمال کیے ہوں گے اللہ انھیں جنت کی ابدی کامیابی سے سرفراز کرے گا اور جنھوں نے برے کام کیے ہوں گے انھیں سزا کے طور پر جہنم میں داخل کر دیا جائے گا۔

اللہ نے انسانوں کو اس آزمائش میں تنہا نہیں چھوڑا بلکہ ان کی ہدایت کے لیے متعدد انتظامات کیے ہیں۔ اللہ نے ان کے وجدان میں اپنی توحید، آخرت کی جواب دہی اور خیر وشر کے بنیادی تصورات ودیعت کیے۔ انھیں فطرت سلیمہ پر پیدا کیا۔ انھیں عقل وفہم کی دولت عطا کی کہ وہ صحیح وغلط کی تمیز کر سکیں، ان کے اندر اور باہر اپنی نشانیاں پھیلا دیں اور سب سے بڑھ کر انبیاء ورسل کو ہر دور میں انسانیت کی راہنمائی کے لیے بھیجا۔

ساحل نومبر ۲۰۰۵ء

مگر انسان کا معاملہ یہ ہے کہ وہ اس عارضی دنیا کی رنگینیوں اور مسائل میں ایسا الجھتا ہے کہ قیامت کے آنے والے سنگین حادثے کو فراموش کر بیٹھتا ہے۔ فکر و وجدان کے اشارے نظر انداز کر دیتا ہے۔ عقل کو دنیاوی مصالح کے استعمال تک محدود کر دیتا ہے۔ رسولوں کی کھلی پکار سن کر بھی کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتا ہے۔ حتیٰ کہ انبیاء کے ماننے والے بھی ان کی تعلیمات سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ جب بے حسی اتنی عام ہو جاتی ہے تو ایسے میں خدائے حکیم دھرتی کو حکم دیتا ہے تو وہ اپنی آغوش میں سوئے ہوئے زلزلے اگل دیتی ہے۔ پھر یہ زلزلے ہی ہوتے ہیں جو انسان کو یاددہانی کراتے ہیں، اس بڑے زلزلے کی جسے قیامت کے دن آنا ہے۔ وہ دن جب زمین پے در پے زلزلوں سے ہلا دی جائے گی پہاڑ چلنے لگیں گے، یہاں تک کہ پہاڑ کوٹ کوٹ کر برابر کر دیئے جائیں گے، زمین اپنے بوجھ اگل دے گی، قبریں شق ہو جائیں گی، عجب نفسا نفسی کا عالم ہوگا، ایک ایسی آواز ہوگی کہ ہستی بستی بستیاں تہہ و بالا ہو جائیں گی۔ وہ دن جو پوری انسانیت کی موت کا دن ہوگا۔

جس طرح زلزلہ اچانک آتا ہے اسی طرح قیامت اچانک آئے گی، جس طرح زلزلہ مکمل تباہی کا پیغام ہے اسی طرح قیامت مکمل تباہی کا نام ہے۔ جس طرح زلزلہ آنے پر زلزلے کے علاوہ ہر دوسرا مسئلہ ختم ہو جاتا ہے، اسی طرح قیامت آنے پر ہر دوسرا مسئلہ ختم ہو جائے گا۔ جس طرح زلزلہ آنے پر انسان خوف و گھبراہٹ میں اپنی عزیز ترین متاع کو بھول جاتا ہے اسی طرح قیامت آنے پر انسان ہر چیز بھول جائے گا حتیٰ کہ ماں اپنے دودھ پیتے بچے کو بھی بھول جائے گی۔ جس طرح زلزلہ زمین کی رنگینیوں کو، وہ رنگینیاں جن میں مشغول ہو کر لوگ خدا اور آخرت کو بھول جاتے ہیں، تہہ و بالا کر دیتا ہے، اسی طرح قیامت کے دن زمین اپنی رنگینی سے محروم ایک ہموار میدان بنا دی جائے گی۔

زلزلہ اللہ کے ظلم کا نام نہیں، وہ اللہ کی بھیجی ہوئی آخری یاددہانی کا نام ہے۔ وہ لوگ جو دنیا کے زلزلے آنے پر بھی نصیحت حاصل نہ کریں، انھیں قیامت کے زلزلے کا انتظار کرنا چاہیے۔ وہ دن جب کسی کے لیے نصیحت حاصل کرنا کچھ بھی کارآمد نہ ہوگا۔

آئندہ شمارے میں

''روایت'' کے مکتبہ فکر کا جائزہ، محمد حسن عسکریؒ کے افکار کا تجزیہ، سلیم احمدؒ اور جمالؒ پانی پتی کی تحریروں کے حوالے سے...... عسکریؒ صاحب اور مغرب کا جائزہ، ان کے خطوط اور تحریروں کی روشنی میں۔